اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحمُوداً

غلام احمد قادیانی (الہام)

نمبر ۳۵ ل
رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ
"الفضل" قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار ہفتہ میں دوبار

الفضل
قادیان

ایڈیٹر
غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی
ششماہی
سہ ماہی
بیرون ہند

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر (۲)

جلد (۱۲)

مورخہ ۸ رجولائی ۱۹۲۴ء یوم سہ شنبہ مطابق ۵ ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ حضور ایک اور اہم مضمون رقم فرما رہے ہیں۔ ولایت اور اسلامی بلاد میں تقسیم کرنے کے لئے۔ انگریزی اور عربی میں کچھ لٹریچر تیار کرایا گیا ہے۔

۴ رجولائی بروز جمعہ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب نے اپنے بیٹے مرزا رشید احمد صاحب کی شادی پر وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ دی ؂

۵ رجولائی مولوی مبارک احمد صاحب مولوی فاضل نے جن کا نکاح جناب حافظ روشن علی صاحب کی لڑکی سے ہوا دعوت ولیمہ دی۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی روانگی کے بعد موسمی تعطیلات ہونگی

نظم

قلم کاریٔ جامۂ شوق

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

تھی ازل سے مری قسمت میں گنہ گاریٔ عشق
ہاں یہی خاکی ہے کہتے ہیں جسے ناریٔ عشق

دل دیا۔ مال دیا۔ جان بھی حاضر ہے مگر
حسن والو! کبھی کی تم نے بھی دلداریٔ عشق

کوئے دلبر میں شب و روز پھرا کرتے ہیں
ہم ہیں گرد اور ہر حلقۂ سرکاریٔ عشق

دل بے تاب یہ کہتا ہوا۔ پہلو سے چلا
میرے نام آیا ہے پروانۂ راہداریٔ عشق

دوستو! مژدہ کہ شاہنشہ خوباں نے مجھے
ہے خطاب آج دیا "اوسے درباریٔ عشق"

ہم نہ کہتے تھے کہ او دل برباد جمال
رنگ لائیگی کسی روز یہ خونباریٔ عشق

بھوکے پیاسے در جاناں پہ پڑے رہتے ہیں
اک نظر دیکھنا ان کو ہے بس افطاریٔ عشق

رام کر لینگے کسی روز بتان اجمیر
چشتیو! ہم کو ملی قافلہ سالاریٔ عشق

دشمن اسلام کے۔ غدار۔ بہائی سارے
کہ ہیں بیگانہ ہر رسم وفاداریٔ عشق

ہے مسیحائے زماں ہی رجلٌ مِنْ فارس
اور سب دیکھتے ہی رہ گئے۔ ناکام مرے
جمع سب قومیں اسی جھنڈے کے نیچے ہونگی
نہ تو زاہد کو خبر ہے نہ کسی مُلّاں کو

باب کذّاب۔ تو مشہور ہے۔ انکاریٔ عشق
اسی موعود کے حصّے میں ہے سرداریٔ عشق
ہے یہی مرکز ہر سلسلۂ جاریٔ عشق
ہم سے اس شہر میں جو چاہتا ہے یاریٔ عشق

بعد مرنے کے یہ کتبہ مرے مدفن پر لگا
اَکمَلِ خستہ جگر مجرمِ اقراریٔ عشق

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اِسلام

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر۔ ۲ر مئی ۱۹۲۴ء)

یورپ میں پہلی احمدی ہندوستانی خاتون

مولوی غلام فرید صاحب ایم۔ اے مبلغ اسلام کا تبادلہ ترقی اکمال جرمن سے انگلستان ہو گیا ہے۔ اور وہ معہ عیال واطفال برلن سے لنڈن آ گئے ہیں۔ اہلیہ مولوی غلام فرید صاحب کو مستورات تک حق پہنچانے کا جوش ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جونہی ان کے بچہ کو جو ایک لمبی مدت تک بیمار رہ چکا ہے صحت کامل دی۔ وہ تبلیغ کے مبارک کام میں اسلامی پردہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے حصہ لینے کی متمنی ہیں۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ ان کے بڑے بچے "مبارک" کو صحت کامل دے۔ اور چھوٹے کو صحت سے رکھے۔ اور اس کے والدین کو ان تفکرات سے جو بچوں کی علالت کے باعث انکو دامنگیر ہیں۔ نجات دیکر تبلیغ حق کے کام میں مظفر و منصور کرے۔ آمین ؛

اب بھی جہالت کا وہی عالم ہے

احمدیہ دفتر تبلیغ کا لنڈن کے مرکزی پارک کے دروازہ پر وعظ کہنے والوں کے درمیان پلیٹ فارم ہے۔ اور ہزاروں مخلوق خدا اس جگہ ہفتہ میں دو مرتبہ کلام حق سنتی ہے مسیحیت کی مختلف شاخوں کے مبشرین مرد و عورتیں اس جگہ ہمیشہ وعظ کرتے ہیں۔ انہیں سے ایک بڑھیا عورت ہے جسے اپنے دین کی اشاعت کا بہت جوش ہے۔ گذشتہ ہفتہ کی شام کو میرے جلسہ میں آئی۔ اور پہلا سوال جو اس مسیحی مبلغہ نے کیا وہ یہ تھا کہ "کیا تمہارے مذہب میں عورتوں کو بے روح مانا جاتا ہے؟" جب میں نے تفصیل سے جواب دیا۔ تو کہنے لگی "اوہ! تم ترک نہیں" ؛

ایک سوسائٹی میں تقریر

میں اکثر سوسائٹیوں میں اس لئے جاتا ہوں کہ وہاں لوگوں سے ملنے اور حق کی بات کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے ایک سوسائٹی میں جو گیا۔ تو وہاں ایک برہمو خاتون کی تقریر تھی۔ مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے اس معزز ہندوستانی لیکچرار نے عمداً یا سہواً ایسے الفاظ استعمال کئے۔ جن سے مترشح ہوتا تھا کہ مسلمانوں کے آنے سے ہندوستان کی سابقہ تہذیب تباہ ہو گئی اس تقریر کے بعد ہندوستان کی سیاسی تبدیلیوں کو پیش نظر رکھ کر ہمارے دوست عالی جناب لارڈ ہیڈلے نے ہندوؤں کو متنبہ کیا کہ وہ انگلستان کے ساتھ شکر گذار رہیں اور مسلمانوں کے ساتھ جن میں لارڈ موصوف نے کہا "میں بھی ہوں" انصاف کا برتاؤ کریں۔ لارڈ موصوف کے بعد ایک پنڈت صاحب نے چند الفاظ کہے۔ اور ان کے بعد میری باری آئی۔ اور میں نے لیکچرار کو متوجہ کیا کہ ہندوستان کی سابقہ تہذیب مسلمانوں کے آنے سے قبل مٹ چکی تھی۔ اور ہندوستان نہایت ذلیل حالت میں تھا جسے مسلمانوں نے دوبارہ اُبھارا۔ اور جس آدمی کی رگوں میں تم چند کا خون اور جس کے دل میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذہب ہو۔ وہ کسی بے انصافی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ تم (آرین) ہندوستان میں آئے۔ اور اصل باشندوں کو دھکیل کر انکی جگہ پر قبضہ کر لیا۔ پھر ہم مسلمان آئے۔ اور اصل باشندوں کو جنگلوں یا شودر بنانے کی بجائے خوشحال کیا۔ پھر یہ انگریز آئے اور اپنا کام کیا جس طرح ہم کل کے دشمن آج ملک کے فرزند ہو گئے۔ اسی طرح تاریخ اپنا اعادہ کرے گی۔ اور اسی نقطہ خیال سے وقت آ گیا ہے۔ کہ ہندو ہندوستانی مسلمان ہندوستانی اور انگریز ہندوستانی ملکر ہندوستان کو آزاد اور خوشحال بنائیں۔ میرے بعد ایک پادری صاحب نے تقریر کی۔ اور کہا کہ میں اپنے مسلمان دوست کے ہمنوا ہو کر کہتا ہوں کہ میں ہندوستانی انگریز ہوں۔ غرض اس طریق سے سلسلہ کا نام اور مذہب ملک و قوم کی خدمت کا فرض ادا کرتا رہتا ہوں ؛

اینگلو انڈین ٹمپرنس ایسوسی ایشن کا جلسہ سالانہ

۲۰ر مئی کو اینگلو انڈین ٹمپرنس ایسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ تھا اس میں معزز انگریز اور ہندوستانی موجود تھے۔ معززین میں سے سر شنکر نارائن نائر برادر سر علی امام بھی تھے۔ سر شنکر نارائن نے بڑے زور سے کہا کہ ہندوستان کے ہر مذہب نے شراب کی ممانعت کی ہے۔ مگر انگلستان کے تعلق نے اس بد عادت کو ہندوستانیوں کی زندگیوں میں داخل کر دیا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کو نہ صرف ہندوستان سے بلکہ دنیا سے خارج کیا جائے "دنیا ایک مسلمہ امر ہے" سر نائر نے فرمایا کہ بڑے لوگوں کی عادات کی نقل کی جاتی ہے اور جب انگریز حکام شراب پیتے ہیں تو رعایا انکی نقل کرتی ہے۔ اور ہندوستان سے شراب اس وقت تک رخصت نہیں ہو سکتی۔ تاوقتیکہ ہندوستان کی مالی حالت کو درست کیا جائے اور اخراجات میں کمی نہ کی جائے۔ بعد تقاریر عاجز نے لارڈ کلایڈ سر نارائن اور دوسرے مختلف ممالک کے لوگوں سے جن میں بعض مسیحی بھی تھے۔ ملاقات کی۔ اور سلسلہ عالیہ کی مخصوص تعلیم سے ان کو اطلاع دی۔

ایک نوجوان نومسلم

اس مرتبہ انگلستان کے دوران قیام میں جو قریباً ایک سال سے زیادہ ہے میں نے کسی نومسلم کا نام شائع نہیں کیا کیونکہ میرے سامنے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا ایک ارشاد ہر وقت رہا ہے حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تم سے یہ نہیں پوچھیگا کہ تم نے کتنے مسلمان کئے۔ بلکہ ذات باری سوال فرمائیگی کہ کیسے مسلمان کئے۔ پس خدا کی خوشنودی اور فرض منصبی کی ادائگی کے لئے کام کیا۔ اور اس عرصہ میں ۲۸۰ تقریریں کیں اور ۱۹۲ خطوط لکھے۔ اور ہزاروں مخلوق خدا تک پیغام حق پہنچایا۔ مگر ایک نام بھی کسی نئے نومسلم کا شائع نہیں کیا۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آخر میں ایک نوجوان کے داخل سلسلہ عالیہ ہونے کی خبر شائع کرتا ہوں یہ ایک عالی خاندان انگریز نوجوان ہے۔ اس کا باپ رشتہ میں ایک لارڈ کا ... وہ خود بھی تعلیم یافتہ اور صاحب حیثیت انسان ہے۔ صرف میں صرف درخواست کرتا ہوں کہ احباب کرام ان کے استقلال اور آیندہ ارادوں کی تکمیل کے لئے دعا فرماویں۔ ان کا اسلامی نام محمود رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا انجام محمود کرے۔ آمین ثم آمین ؛

مغربی افریقہ

لیگوس میں باوجود ارتداد جدید کی مخالفت اور خواجہ کمال الدین کی آمد کے اشتہارات کے الحمدللہ کام عمدگی سے ہو رہا ہے۔ اور ہر روز نئے لوگ سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں۔ گولڈ کوسٹ میں مولوی فضل الرحمن حکیم تن دہی سے مصروف تبلیغ ہیں۔ آپ نے رمضان المبارک میں جدید امام تیار کر کے دُور کے مرکزوں میں تراویح پڑھانے کے لئے بھجوا دئے اور خود بھی بعد رمضان دورہ پر جانے کا ارادہ کر رہے تھے۔ فری ٹاؤن سیرالیون میں اخویم موسیٰ کے نگار بر ہر ممکن کوشش تبلیغ حق کے لئے کر رہے ہیں۔ اخی الکرم محترم حبیب امام محمد فاتح

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۸ جولائی ۱۹۲۴ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا عزم یورپ

جماعت احمدیہ سے خطاب

جیسا کہ شائع شدہ پروگرام سے ظاہر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ معہ خدام انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ جولائی کو قادیان سے بعزم یورپ روانہ ہونگے۔ اس لحاظ سے قادیان سے حضور کی روانگی میں صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔

حضور کے اس سفر کی تیاری نے احباب جماعت کے قلوب میں جو جذبات پیدا کر دئے ہیں۔ اور جن احساسات کو بیدار کر دیا ہے۔ انہیں احاطہ تحریر میں لانا قطعاً محال ہے۔ ایک ہی لمحہ اور ایک ہی وقت میں جہاں دل میں خوشی اور مسرت کی لہر اٹھتی ہے۔ وہاں صدمہ اور تکلیف بھی پیدا ہوتی ہے۔ خوشی اور فرحت تو اس لئے کہ یہ سفر جن اغراض عالیہ و مقاصد دینیہ کو مدنظر رکھ کر اختیار کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے۔ وہ نہایت ہی عظیم الشان ہونے کے علاوہ اسلام کی آیندہ ترقی اور شوکت کے لئے بطور بنیاد کے ہیں۔ اور ان بنیادی امور کی صحت اور درستی کو جانچنے اور انہیں مضبوط اور پختہ بنانے کا اہل اس پاک اور مقدس وجود سے بڑھ کر اور کون ہو سکتا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے اس انسان کا قائمقام بنا کر دنیا میں کھڑا کیا۔ جو اس زمانہ میں اسلام میں زندگی کی روح ڈالنے کے لئے آیا۔ ایسے مبارک اور متبرک مقصد کے لئے جو سفر اختیار کیا جائے۔ وہ ایک ایسی جماعت کے لئے جس کے پیدا ہونے کی غرض ہی حفاظت اور اشاعت اسلام ہے۔ جس قدر بھی خوشی اور مسرت کا باعث ہو کم ہے۔ اور خاص کر اس صورت میں جبکہ اس سفر کے ذریعہ بعض عظیم الشان پیشگوئیوں کے زیادہ وضاحت اور خوبی کے ساتھ پورے ہونے کا خیال ہو۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس بات سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ اپنے پیارے اور محبوب امام کا ایسی حالت میں کالے کوسوں کا سفر اختیار کرنا جماعت احمدیہ کے لئے کم بے چینی اور اضطراب کا باعث نہیں۔ جبکہ ایک تو حضور کو ایسی اہم ضروریات اور مشکلات کا سامنا ہے۔ جن کی نسبت خدا تعالیٰ پر کامل توکل اور پورا بھروسہ ہی وجہ اطمینان ہو سکتا ہے۔ دوسرے آپ کی صحت جو ہمیشہ کمزور رہتی ہے۔ سفر کی کوفت اور دیگر تکالیف کی وجہ سے متفکر کرتی ہے۔ تیسرے ساری جماعت کی ان تمام ذمہ داریوں کا جو مرکز سے تعلق رکھتی ہیں۔ بار گراں جو حضور کے کندھوں پر ہے۔ اس میں اس صورت میں اور اضافہ ہو جائیگا۔ جبکہ جماعت کے مفصل حالات اور پورے واقعات سے آگاہ ہونے میں توقف ہوگا۔ چوتھے جماعت کے قلیل اور غریب ہونے کی وجہ سے جو مالی مشکلات درپیش ہیں۔ وہ اس سفر کی مشکلات میں اور اضافہ کر دینگی۔

اگرچہ ایسے لوگوں کے لئے اپنے امام کی جدائی جو اس کی صحبت میں ایمانی لذت اور سرور پاتے ہیں۔ جن کے لئے اس کا نورانی چہرہ تسکین قلب کا باعث ہوتا ہے جنہیں اس کی گفتگو سے روحانی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ کوئی کم تکلیف دہ نہیں۔ لیکن یہ تکلیف اور یہ بے چینی یہ اضطراب اور یہ گھبراہٹ اسی خدا کی خاطر برداشت کی جا سکتی ہے جس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سفر کا عزم فرمایا ہے۔ اور جس کی رضاجوئی کے لئے حضور نے خود اپنے گھر بار کی مشکلات کی کوئی پروا کی ہے۔ نہ ذاتی تکالیف کو کچھ وقعت دی ہے۔ اور نہ سفری خطرات کی کوئی حقیقت سمجھی ہے۔ لیکن جدائی کے ساتھ جب ان مشکلات اور تکالیف کا خیال آتا ہے تو جی بے چین ہونے لگتا اور دل گھبرانے لگتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ ہر ایک احمدی نے جس وقت سے حضور کے سفر کی خبر سنی ہے۔ اسی وقت سے اس کے دل میں خوشی اور مسرت کے ساتھ انہی وجوہات سے رنج اور فکر کے جذبات بھی اُبل رہے ہونگے۔

ایسے وقت اور ایسی حالت میں جماعت احمدیہ کو کیا کرنا چاہیئے۔ اور اس کا کیا فرض ہے۔ سب سے اول تو یہ کہ نہایت باقاعدگی اور انتظام کے ساتھ نمازوں میں اور خاص اوقات میں خدا تعالیٰ سے اس سفر کے کامیاب ہونے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے باصحت رہنے اور بخیر و عافیت واپس رونق افروز ہونے کے لئے دعائیں کی جائیں اور نہایت عاجزی اور الحاح سے رب العزت کے حضور عرض کیا جائے۔ کہ اے خدا! ہم نے اس مقدس وجود کو جو تیری ہی عنایت اور تیری ہی شفقت سے ہمارے لئے سایہ رحمت۔ ہمارے دلوں کی تسکین اور ہماری آنکھوں کا سرور ہے۔ ایک عرصہ کے لئے جدا کیا ہے۔ تو ہر گھڑی اور ہر لحظہ اس کا نگہبان ہو۔ اس کے مقاصد کی تکمیل میں جو در اصل تیرے ہی مقاصد ہیں۔ اگر مشکلات اور روکاوٹوں کے پہاڑ بھی آ جائیں۔ تو انہیں پر کاہ کی طرح اُڑا دے۔ اس کے ذریعہ اپنے محبوب اور دو جہان کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو پورا فرما۔ جو مغرب سے آفتاب کے طلوع ہونے کے متعلق ہے۔ پھر اس کے ذریعہ اس زمانہ کے نبی اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کشف کو اور زیادہ وضاحت کے ساتھ پورا فرما جس میں آپ نے دیکھا کہ آپ لنڈن میں ایک سٹیج پر کھڑے لیکچر دے رہے ہیں۔ اور کچھ سفید پرندے آپ نے پکڑے ہیں۔ پھر وہ بشارتیں جو تو نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اہل مغرب کے متعلق دی ہیں۔ ان کے پورے ہونے کی گھڑی قریب لا۔ اور اس سرزمین میں جہاں اس وقت اسلام نہایت کس مپرسی کی حالت میں پڑا ہے۔ اس کے غالب ہونے کے سامان پیدا کر۔ اور اس کے کامیاب ہونے کے طریق بتا۔

اس رنگ اور اس طریق سے جس قدر بھی دعائیں کی جا سکیں کی جائیں۔ اور بلا ناغہ کی جائیں۔

اس کے بعد جو سب سے اہم اور ضروری بات ہے، وہ یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس سفر کے زمانہ میں ہمارے کسی کام میں ایک ذرہ بھی سستی اور کمزوری نہیں آنی چاہیئے۔ ہمارے سب کام خدا تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اس عرصہ میں بھی ہمارا اسی طرح نگران ہوگا جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مرکز سلسلہ میں موجود ہونے کے وقت ہوتا ہے پھر سستی اور کوتاہی کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ اس حالت میں تو ہمیں اور زیادہ جوش اور سرگرمی سے اپنے ان فرائض کو ادا کرنا چاہیئے جو احمدی ہونے کی حیثیت سے ہمارے ذمہ ہیں۔ تاکہ خدا تعالیٰ کی اور زیادہ خوشنودی اور رضامندی حاصل کرنے کے ساتھ ہی اپنے امام کے لئے باعث فرحت و انبساط ہو سکیں۔ اور حضور کے واپس تشریف لانے پر ہمارے سر اپنی کوتاہیوں اور سستیوں کے بار سے جھکے ہوئے نہ ہوں۔ بلکہ فرائض کی ادائگی کی خوشی میں بلند ہوں۔

ان مختصر الفاظ میں مَیں نے ان سب امور کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جو ہر ایک احمدی کے ساتھ جماعتی اور انفرادی لحاظ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یعنی ایک تو وہ فرائض ہیں۔ جو جماعت اور سلسلہ کی طرف سے اس پر عائد ہوتے ہیں۔ اور دوسرے وہ فرائض ہیں۔ جو اس کی ذات سے متعلق ہیں۔ سلسلہ کے فرائض میں سے مالی امداد اور تبلیغی سعی دو ایسے کام ہیں۔ کہ باقی کام انہی کی شاخیں ہیں۔ ان دونوں فرائض کو پورے جوش اور سعی سے ادا کرنا چاہیئے۔ اسوقت فنڈز کی حالت کچھ اچھی نہیں۔ جماعت احمدیہ کو نہ صرف جلد سے جلد اس حالت کو بہتر بنانا چاہیئے۔ بلکہ ایسے طور پر سعی کرنی چاہیئے۔ کہ

آیندہ کے لئے ایسی مشکلات کا خطرہ نہ رہے۔ اس کے ساتھ ہی تبلیغی جدوجہد میں بھی مزید اضافہ ہونا چاہئے۔ اور ہر ایک احمدی کو اپنا کچھ نہ کچھ وقت ضرور تبلیغ میں خرچ کرنا چاہیئے۔ کیا ہمارے لئے یہ شرم کا مقام نہیں۔ کہ ہمارا امام جس کا رات دن مرکز میں رہ کر بھی دین ہی کی خدمت میں صرف ہوتا ہے۔ ہر قسم کی مشکلات اور تکالیف کو برداشت کرتا ہوا اپنے ذاتی خرچ پر ہزاروں میل کا خطرات سے پر سفر محض اشاعت دین کی اغراض کے لئے اختیار کر رہا ہے۔ لیکن ہم اپنے گھروں میں رہ کر اپنے بیوی بچوں میں بیٹھ کر اپنے دوسرے کام کرتے ہوئے کچھ وقت بھی تبلیغ دین کے لئے صرف نہ کریں۔ اگر پہلے کسی میں کسی قدر سستی اور کوتاہی تھی بھی۔ تو اب اپنے امام کی اس مثال کو دیکھتے ہوئے نہیں رہنی چاہیئے ؂

پھر باہمی تمدنی اور معاشرتی تعلقات میں کسی قسم کی الجھن نہیں پیدا ہونی چاہیئے۔ اور اخلاق کے اس معیار پر اپنے آپ کو کاربند کرنا چاہیئے۔ جس کی تلقین بارہا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرما چکے ہیں۔ ذرا غور تو کرو۔ اگر ہماری کسی معمولی سی بات پر جھگڑے فساد کی خبر یا ہماری کسی غلط کاری کی اطلاع۔ سفر کے دوران میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو پہنچی۔ تو حضور کو کس قدر تکلیف اور صدمہ ہوگا۔ اور اس کا اثر حضور کے اشغال پر کس قدر پڑیگا کیا ہم اتنا بھی نہیں کر سکتے۔ کہ اس عرصہ میں اگر کسی طرف سے کوئی زیادتی بھی ہو۔ تو اسے برداشت کریں۔ اور بات کو بڑھنے نہ دیں۔ اُمید ہے۔ کہ اول تو خدا تعالےٰ کے فضل سے اس بات کی کوشش کی جائے گی۔ کہ کسی کے لئے شکایت کرنے کا موقعہ ہی نہ پیدا ہونے دیا جائے۔ اور اگر خدانخواستہ دانستہ یا نادانستہ طور پر کوئی بات ہو بھی جائے۔ تو اسے طول نہ دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر ہماری جماعت کے لوگ حتمی طور پر یہ عہد کریں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس عدم موجودگی کے زمانہ میں کسی قسم کی باہمی رنجش اور بدمزگی نہیں پیدا ہونے دینگے۔ کوئی بات ایسی نہ کرینگے۔ جو ایک مومن کی شان کے شایاں نہ ہو۔ اور فیصلہ طلب امور میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے مقرر کردہ اصحاب کے احکام کو بشرح صدر تسلیم کرینگے۔ تاکہ حضور کو اس سفر میں کسی ناگوار خبر کے پہنچنے سے تکلیف نہ ہو۔ اور کوئی تردد حضور کے اشغال میں مخل نہ ہو۔ تو نہ صرف خدا تعالےٰ انہیں اس وعدہ کے پورا کرنے کی توفیق دے گا۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے یہ وصف اور یہ خوبی ان میں پیدا کر دے گا ؂

پس ہماری جماعت کو اس سفر کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی پوری سعی اور کوشش اس بات کے لئے صرف کر دینی چاہیئے۔ کہ ان کی کوئی حرکت حضور کے لئے فکر اور تردد کا باعث نہ بنے۔ بلکہ اپنی اطاعت اور فرمانبرداری دینی جوش اور ولولہ مذہبی اخلاص اور محبت کو اس درجہ تک ترقی دینی چاہیئے۔ کہ حضور خوشی اور مسرت کے ساتھ ساری جماعت کے لئے اس سفر میں دعائیں فرماتے رہیں۔ اور وہ دعائیں شرف قبولیت حاصل کر کے ہمارے لئے دین و دنیا میں کامرانی اور کامیابی کا باعث ہوں ؂

اخیر میں پھر میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس سفر کی کامیابی اور حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کی جائیں ؂

بھرتپور میں مساجد کا انہدام اور مسلمان

ریاست بھرت پور میں اکٹھی تین مساجد کو مسمار کرا کر مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور احساسات کو جس بیدردی اور بے رحمی سے پامال کیا گیا ہے۔ وہ نہایت ہی عبرت انگیز ہے۔ اور اس روح فرسا حادثہ نے ایک بار اور دنیا پر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ مسلمانوں کی مذہبی بے حسی اور بے غیرتی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ اتنے بڑے واقعہ پر ہندوستان کے کئی کروڑ مسلمانوں نے کیا کیا۔ صرف یہ کہ ایک آدھ بار اخباروں میں چیخ پکار کر دی گئی۔ ایک وفد بھرت پور گیا جس کا صرف یہ نتیجہ ہوا۔ کہ وہ اپنی آنکھوں مساجد کی تباہی بربادی کا منظر دیکھ آیا۔ مساجد کی بحالی کے متعلق نہ اس کی التجا منظور ہو سکتی تھی نہ ہوئی۔ اور اسے معلوم ہو گیا۔ کہ ایک ہندو ریاست مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی کہاں تک پاسداری کرنے کے لئے تیار ہے ؂

وفد کے اس ناکامی اور نامرادی کیساتھ جس کا اس نے خود بھی اعلان کیا ہے۔ واپس آنے کے بعد بالکل خموشی طاری ہے۔ جس کی بنا پر کہنا پڑتا ہے۔ کہ جو قوم مذہبی جذبات اور احساسات سے اس درجہ محروم ہو چکی ہو۔ اس کے برباد کرنے میں کسی کو کیا خوف ہو سکتا ہے ؂

معاصر اخبار "مشرمہ روزگار" آگرہ اس معاملہ کے متعلق مسلمانوں کو مخاطب کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"راجہ صاحب بھرت پور کے مظالم کی رسی اسقدر دراز ہے۔ کہ اسلامی معبد بھی آپ کے دست برد سے محفوظ نہ رہ سکے۔ کہاں ہیں وہ شورش پسند اور فرضی نام نہاد چندہ خور لیڈر گورنمنٹ کے خلاف شورش کرنا اپنا دین ایمان سمجھتے ہیں۔ مسجد کانپور کے خفیف معاملہ پر صدہا مسلمانوں کو گویئوں کا نشانہ بنوا دیا۔ مگر اب اتنے بڑے اہم واقعہ پر کروٹ بھی نہیں لیتے"

کیا اس قسم کے الفاظ کا کچھ اثر مسلمانوں پر ہو سکیگا۔ اس کے متعلق ہمارا تو خیال ہے۔ کہ کچھ نہیں ہوگا۔ لیکن اگر کسی کو اس میں شک ہو۔ تو اسے حالات آئندہ یقین دلا دینگے ؂

سکھوں کی قابلِ تعریف تنظیم

کسی قوم کی ترقی اور عروج کے لئے اسکی تنظیم ایک نہایت ضروری چیز ہے اور یہ اسوقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس قوم کا ہر ایک فرد خواہ بڑا ہو یا چھوٹا قومی انتظام کا اپنے آپ کو پابند قرار نہ دے۔ اور اس کے احکام کے آگے سر تسلیم خم نہ کر دے۔ اس بارے میں سکھ صاحبان خاص طور پر قابل تعریف ہیں۔ ان کے بڑے بڑے معزز آدمی جس خوبی اور عمدگی سے قومی فیصلوں کو قبول کرتے ہیں۔ اس کی تازہ مثال لفٹنٹ بابا کرتار سنگھ صاحب بیدی خلف آنریبل بابا کھیم سنگھ صاحب کے سی۔ ایس۔ آئی سی۔ آئی۔ ای نے پیش کی ہے۔ ننکانہ کے حادثہ میں شرکت کے الزام پر انہیں پنتھ سے خارج کیا گیا تھا۔ ۲۳ر مئی ۱۹۲۴ء کو انہوں نے گوردوارہ پربندھک کمیٹی سے معافی کی درخواست کی۔ اور تحریر لکھ دی۔ کہ جو فیصلہ ہوگا۔ وہ مجھے منظور ہوگا۔ پانچ اشخاص کی کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ انہیں معاف کر دیا جائے۔ بشرطیکہ وہ ان شرائط کی پابندی کریں۔

(۱) وہ پل جو سندر صاحب کو جاتا ہے۔ اس کی چھوٹی پرکرمان کو اپنے کندھے کے دوپٹے سے پانچ دن تک صاف کریں (۲) ننکانہ حسب ذیل مقامات پر جوتیاں صاف کریں۔ پہلے دن گھنٹہ گھر کے قریب۔ دوسرے دن تھڑا صاحب میں۔ تیسرے دن چھوٹا بازار۔ چوتھے دن چوڑی گلی۔ پانچویں دن بابا اٹل صاحب (۳) یکم ستمبر کو امرت سر سے ننگے پاؤں روانہ ہو کر پیدل ننکانہ صاحب جائیں (۴) ننکانہ صاحب کے شہیدوں کی یادگار میں دس ہزار روپیہ دیں ؂

گو شرائط بہت کڑی تھیں۔ لیکن سکھ اخبار اکالی گزٹ (۱۵ جون) سے ظاہر ہے۔ کہ ۱-۲ شرائط کو بابا صاحب نے معہ اپنی بیوی کے پورا کر دیا ہے اور یکم ستمبر کو ننگے پاؤں ننکانہ کیلئے روانہ ہونگے ؂

ان لوگوں کو جو احمدی کہلاتے ہوئے بعض اوقات اپنے خلاف کسی فیصلہ کو شرح صدر سے ماننے اور اسکی تعمیل کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتے۔ بیان کردہ مثال سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اپنے اندر اس سے بھی زیادہ اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ پیدا کرنا چاہیئے ؂

متبرک مقامات کی عبرتناک حالت

دنیا میں جس قدر ظلمت اور گمراہی۔ بداخلاقی اور بدکرداری پھیلی ہوئی ہے۔ اسکا اندازہ لگانے کی آسان اور سہل صورت یہ ہے۔ کہ ان مقامات کی حالت دیکھ لی جائے۔ جو متبرک سمجھے جاتے ہیں۔ اس میں کسی مذہب کی تخصیص نہیں خواہ مسلمانوں کے متبرک مقامات ہوں۔ خواہ عیسائیوں کے۔ خواہ ہندوؤں کے۔ ساکنین حرم مقدس کی حالت کا کسی قدر نقشہ اخبار "ہمدم" کے حوالہ سے "الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں پیش کیا جا چکا ہے۔ اب ذیل میں ہندوؤں کے ایک خاص تیرتھ کے حالات درج کئے جاتے ہیں:۔

اخبار ملاپ (۲۸ مئی ۱۹۲۴ء) لکھتا ہے۔

"گنگا کے تٹ پر ہردوار ایک متبرک تیرتھ ہے۔ ہندوستان کے ہر کونے سے یاتری شردھا پوروک یہاں آتے ہیں۔ اور جھوم جھوم کر کہتے ہیں۔ جو تو سری ماتا گنگا کی جے۔ چار کوس سے گنگا کا نام لینے سے سب پاپ دور ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہردوار آکر دیکھنے والے کو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا بھر کا کوئی پاپ نہیں۔ جس کا اڈہ یہاں نہ ہو۔ شاید سارے پاپ جو دور ہوتے ہیں وہ کھچ کر گنگا کے کنارے ہی آموجود ہوتے ہیں۔ راسخ الاعتقاد یاتریوں کو چھوڑ کر باقی پر اگر نظر دوڑائی جائے۔ تو چپ ہی بھلی۔ اکبر کا مینا بازار تاریخ ہند میں پڑھا تھا۔ لیکن گنگا کے کنارے لگا ہوا مینا بازار آنکھوں سے دیکھا۔ ہر قسم کے فیشن سے سج دھج کر دیویاں قطاروں میں بیٹھی ہیں۔ اور فیشن بھی وہ نرالے جو شاید ان کو اپنے گھر پر نصیب نہ ہوتے ہوں۔ اور وہ بھی دن میں چار چار بار۔ نہانے کے لئے ۲۶ کی ململ اور سیر کے لئے بہترین سے بہترین نمائشی کپڑا۔ ادہر یار دل کا بیچ میں سیر اور نظارہ بازی۔ اور کبھی کبھی یہ قابل نفرت نظارہ دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ گنگا کا ٹھنڈا پانی شراب کی بوتلیں ٹھنڈی کرنے کا کام دیتا ہے۔ کنارہ پر چرس گانجا۔ سگرٹ اور تمباکو کا دھواں۔ تاش کی کھیل بھنگ کی ترنگیں۔ تین کے قریب یہاں جوا کے اڈے ہیں عورتوں کا فروخت کا کام زور شور سے ہوتا ہے۔ گربھپات اور بدمعاشی کے یہاں عام آشرے ملتے ہیں"

یہ حالت صرف ہردوار ہی کی نہیں۔ اور مقامات بھی اس سے بہتر حالت میں نہیں ہیں۔ یہ حالت بتاتی ہے۔ کہ ان مقامات سے لوگوں کی بدکرداری اور بدبختی کی وجہ سے خیر و برکت کبھی کی کافور ہو چکی ہے۔ اور وہ کوئی روحانی نفع دینے کی بجائے بدکاری کے اڈے بنے ہوئے ہیں۔ گویا کوئی جگہ اور کوئی مقام ایسا نہیں۔ جہاں ظلمت اور گمراہی کا دور دورہ نہ ہو۔ کیا ایسی صورت میں بھی اس بات کی ضرورت نہیں۔ کہ جس طرح پہلے زمانوں میں خدا اپنے پاک بندوں کو دنیا کے لئے نور اور ہدایت دیکر بھیجتا رہا ہے۔ اسی طرح اب بھی بھیجے۔ ضرورت ہے اور اسی ضرورت کی خاطر تمام مذاہب میں ایک آنے والے کی پیشگوئی موجود ہے۔ لیکن افسوس کہ جہاں دنیا کی حالت دن بدن بد سے بدتر ہو کر مصلح کی طرف ضرورت ثابت کر رہی ہے۔ وہاں لوگ اس مصلح کی طرف توجہ نہیں کرتے جو ان کی اصلاح کے لئے آیا ہے۔ اور صرف وہی ایک انسان ہے۔ جس کی صداقت اور راستبازی کے نشانات اس زمانہ میں زمین و آسمان پیش کر رہے ہیں۔

ہندو قوم جو ایک زیرک اور ہوشیار قوم ہے۔ کیوں اس حالت پر غور نہیں کرتی۔ اور کیوں گیتا کے اس شلوک کو نہیں دیکھتی جسے فیضی نے فارسی میں بایں الفاظ ادا کیا ہے ؎

چو بنیاد دین سست گردد بسے ۔ نمائیم خود را بشکل کسے

مذہب کی بنیادوں کے ملیامیٹ ہونے کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ اب مذہبی مقامات دنیا بھر کے گناہوں اور بدکرداریوں کے مرکز بنے ہوئے ہیں۔ اور مذہبی راہنما ان افعال میں ملوث ہو چکے ہیں۔

آریہ سماجی "شیطان"

پنڈت دیانند صاحب نے ستیارتھ پرکاش جیسی فحش اور دل آزار کتاب لکھ کر اور اس میں تمام مذاہب کے بزرگوں اور بانیوں کے خلاف بدزبانی کر کے اپنے چیلوں کی انسانیت و شرافت، متانت اور سنجیدگی۔ اخلاق اور تہذیب کی حس کو جس درجہ کمزور کر دیا ہے۔ اس کا تازہ بتازہ ثبوت تو ان کے اخبارات "شیطان" اور "شیطان پنچ" کی اس شیطنت سے ملتا رہتا ہے۔ جو ان میں اسلام کے متعلق کی جاتی ہے لیکن اب تو وہ اس حد تک پہنچ گئے ہیں۔ کہ اپنے متعلق بھی حد درجہ کے ذلیل اور ناپاک الفاظ استعمال کرنے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ ان کے ایک خاص اخبار "آریہ مسافر" آگرہ نے اپنے یکم جون کے پرچہ میں "شیطان کی کرامات" کے عنوان سے "شیطان" اور "مولوی" کا مکالمہ لکھا ہے۔ جس میں "مولوی" سے مراد تو احمدی اور "شیطان" سے مراد آریہ سماجی لیا ہے۔ چونکہ آریوں کے لئے یہ نہایت ہی موزوں اور مناسب لقب اس آریہ اخبار نے تجویز کیا ہے۔ جس کے ایڈیٹر کو "فاضل عربی" ہونے کا دعوٰے ہے۔ اسلئے اگر کسی اور بات میں انکی عربی دانی قابل تسلیم نہ ہو۔ تو بھی یہ ضرور ماننا پڑے گا۔ کہ عربی کے لفظ "شیطان" کا مطلب اور مفہوم خوب اچھی طرح وہ جانتا ہے۔ اور آریوں کو اسکا پورا مصداق سمجھتا ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو فخریہ "شیطان" قرار دیتے ہوں تو وہ انسانیت کی جسقدر بھی مٹی پلید کریں۔ کم ہے۔ اور یہ اس "سوامی" کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ جس نے کسی پاکباز کو سب و شتم کے بغیر نہیں چھوڑا۔

بابیوں کا اخبار

خارج شدہ بابیوں نے آگرہ سے جو اخبار نکالا ہے۔ اس کی سب سے بڑی غرض اور غایت سلسلہ احمدیہ کی مخالفت ظاہر کی ہے۔ ہمیں ان کی اس غرض کے متعلق نہ تو تعجب ہے۔ اور نہ کوئی پرواہ۔ تعجب اس لئے نہیں۔ کہ منافقوں اور غداروں سے سوائے اس کے اور توقع ہی کیا ہو سکتی ہے۔ کہ سب سے پہلے اپنے محسنوں کے متعلق نمک حرامی کا ثبوت دیں۔ اور پرواہ اس لئے نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے قائم کردہ جس سلسلہ کو ساری دنیا کوئی نقصان نہ پہنچا سکی۔ اور اس کی ترقی کو ایک انچ بھی پیچھے نہ ہٹا سکی۔ اسے وہ لوگ کیا نقصان پہنچا سکتے ہیں جنہیں آج تک اپنے عقائد پیش کرنے کی بھی جرأت نہ ہو سکی۔ ہاں اس بات پر حیرت ضرور ہے کہ اس ارادہ اور اس مقصد کے لئے اخبار جاری کر کے وہ احمدی اصحاب سے خریداری اخبار کی توقع کس عقل و دانش کی بنا پر رکھتے ہیں۔ اور کس منہ سے بلا طلب اخبار بھیج رہے ہیں۔

ہمیں ایک خط دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جو ایک دوست نے بابیوں کو ان کے اخبار کے متعلق لکھا۔ اور جو حسب ذیل ہے:۔

"بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب "کوکب ہند"

السلام علی من اتبع الہدیٰ۔ اخبار "کوکب ہند" جو غدر و نفاق کا سفینہ اور آپ کے حسن اخلاق کا آئینہ ہے ملا۔ سچ ہے۔ از کوزہ ہماں تراود کہ دروست۔ میں آپ کے اخبار کے منافقت آمیز مضامین کے پڑھنے سے اخلاقاً معذور ہوں۔ لہذا اس کی خریداری سے مجبور۔ آئندہ اخبار ہذا کا کوئی پرچہ ارسال کرنے کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا۔"

جن اصحاب کو ان کا اخبار پہنچتا ہو۔ انہیں اسی قسم کا جواب دینا چاہیئے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کچھ عرصہ اخبار مفت بھیجنے کے بعد قیمت کا مطالبہ کیا جائے۔ حالانکہ ایسے اخبار کو کسی قسم کی مدد دینا کسی احمدی کیلئے ہرگز جائز اور روا نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

رُوحانی کمالات حاصل کرنے کا گُر

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۲۰ جون سنہ ۱۹۲۴ء

سورہ فاتحہ اور آیت قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تلاوت کرنے کے بعد فرمایا:-

قرآن کریم کے وسیع مطالب مختصر الفاظ میں

قرآن کریم کے الفاظ نہایت مختصر ہیں۔ لیکن ان کے مطالب نہایت وسیع ہیں۔ اور واقع میں ایک ایسی کتاب کہ جس کا یہ دعویٰ ہو۔ کہ وہ تمام اخلاقی وتمدنی اور روحانی ضروریات کا ذکر کریگی۔ وہ یا تو اتنی بڑی ہونی چاہیئے۔ کہ اس کے پڑھنے کے لئے بڑی لمبی عمر کی ضرورت ہو۔ یا پھر ایسی تدبیر اختیار کی جائے۔ کہ نہایت مختصر الفاظ میں وسیع معانی بیان کئے جائیں۔ اور اس کی ترتیب ایسی اعلیٰ درجہ کی ہو۔ کہ الفاظ پر غور کرنے سے نہایت وسیع مطالب نکلیں۔ اب اگر ان تمام ضروریات اور حالات کو جو ۱۳۰۰ سال میں پیش آئے۔ اور آیندہ پیش آئینگے مفصل طور پر قرآن کریم میں بیان کیا جاتا۔ تو ہزاروں بڑی بڑی ضخیم جلدوں میں قرآن کریم ہوتا۔ اور اتنی ضخیم کتاب کو پڑھنے کے لئے موجودہ انسانی زندگی کافی نہ ہوتی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے متعلق یہ صورت اختیار کرنے کی بجائے دوسری صورت رکھی ہے۔ کہ الفاظ نہایت مختصر ہوں۔ لیکن نہایت وسیع معانی اور مطالب کے حامل ہوں۔ پس قرآن کریم کو ایسی طرز پر بیان کیا گیا ہے کہ اس کے وسیع مطالب اور معانی کو نہایت مختصر الفاظ میں بند کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ اہل یورپ بعض غذاؤں کا تھوڑی سی مقدار میں اثر نکال لیتے ہیں۔ وہ تو مادی اشیاء کا خلاصہ ہوتا ہے۔ اور یہ میں نے بطور مثال بیان کیا ہے۔ ورنہ اسے اس خلاصہ سے کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے حقائق اور معارف کا قرآن کریم کے الفاظ میں رکھ دیا ہے۔

قرآن کریم کی ایک آیت

یہ آیت جو میں نے پڑھی ہے اس میں کل ۱۲ الفاظ ہیں لیکن اس کے مطالب اتنے وسیع ہیں۔ کہ ان پر ایک مبسوط کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ میں انہیں سے آج صرف ایک مطلب کی تشریح کروں گا۔

دُعا

صلوٰۃ عربی زبان میں دُعا کو کہتے ہیں۔ اور دُعا مانگنے اور طلب کرنے کو کہتے ہیں۔ اس لئے صلوٰتی کے معنے ہوئے میرا مانگنا۔ اور مانگتا کوئی اسی وقت ہے۔ جب اسے کسی چیز کی کمی ہوتی ہے۔ مثلاً اگر ایک شخص کھانا مانگتا ہے۔ تو اس لئے کہ اس کے پاس کھانا نہیں ہوتا۔ اور وہ کھانے کا محتاج ہوتا ہے۔ یا اگر کوئی کپڑا مانگتا ہے تو اس لئے کہ وہ کپڑے کا محتاج ہوتا ہے پس دُعا نام ہے اپنی احتیاج اور ضرورت کے پورا ہونے کے لئے درخواست کرنے کا۔ اور جب کوئی انسان اس آیت کا لفظ صلوٰتی کہتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ میری ہر قسم کی عبادتیں جو مانگنے کے لئے کی جاتی ہیں اور روحانی ضروریات کے پورا کرنے کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ وہ خدا ہی کے لئے ہیں۔ میری تمام رُوحانی ضروریات پوری کی جائیں۔ تو اس لفظ میں اس حصہ عبادت کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس میں انسان کچھ طلب کرتا ہے۔

قربانی

پھر اس کے بعد نسکی فرمایا ہے۔ نسک ان عبادات کو کہتے ہیں جنہیں انسان خدا تعالیٰ سے کچھ مانگنے کی بجائے اس کے حضور کچھ پیش کرتا ہے نسکی کہہ کر بندہ یہ کہتا ہے کہ اے خدا میں تیرے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ پس ان صلوٰتی ونسکی کے یہ معنے ہوئے۔ کہ یہ الفاظ کہنے والا خدا تعالیٰ کے حضور کہتا ہے کہ تمام عبادتیں جنمیں میں کچھ مانگتا ہوں یا وہ تمام عبادتیں جنمیں میں اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں وہ سب رب العالمین کے لئے ہیں۔

زندگی

پھر اس کے بعد محیای کہتا ہے۔ یعنی یہ کہ میری زندگی بھی خدائے رب العالمین کے لئے ہے۔ زندگی کا مطلب کام کرنے کا زمانہ ہوتا ہے اور زندہ رہنے کے لئے انسان دوسری چیزوں کا محتاج ہے مثلاً جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص زندہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ باہر کی چیزوں کو لے کر اپنے اندر جذب کرتا ہے۔ درخت۔ جانور اور انسان اسی وقت تک زندہ کہلاتے ہیں۔ جب تک کہ وہ باہر کی چیزوں کو اپنے اندر کھینچتے ہیں۔

تو محیای کہہ کر انسان یہ ظاہر کرتا ہے کہ میرا وہ عملی حصہ جس میں باہر سے دوسری چیزوں کو اپنے اندر جذب کرتا ہوں۔ وہ بھی خدا کے لئے ہے۔ پس جس طرح انسان اپنی جسمانی زندگی کے لئے پانی اور غذا کا محتاج ہے۔ اور ان کو اپنے اندر داخل کرتا ہے۔ اسی طرح اپنی رُوحانی زندگی کے لئے صلوٰۃ کا محتاج ہے۔ اس کی رُوحانی زندگی صلوٰۃ کے ذریعہ قائم ہوتی ہے۔

موت

پھر نسکی کے مقابل مماتی بیان کیا یعنی بندہ کہتا ہے۔ میں اپنی جان بھی خدا کے ہی سپرد کرتا ہوں۔

رُوحانی ترقیات کے لئے دو دورے

پس اس آیت میں روحانی ترقیات کا ایک گُر بتایا گیا ہے۔ اور یہ بیان کیا گیا ہے۔ انسان کی رُوحانی ترقیات اور تکمیل کے لئے دو دورے ضروری ہیں پہلے تو یہ کہ انسان خدا سے وہ سامان طلب کرے۔ جن کے ذریعہ وہ رُوحانی ترقی کر سکتا ہے۔ اور یہ صلوٰۃ کے ساتھ حاصل ہو سکتے ہیں۔ انسان خدا کے ساتھ تعلق قائم ہونے کے لئے دعائیں کرے۔ پھر جب اس پر فضل ہونے شروع ہو جائیں تو نسکی کہے۔ یعنی جو کچھ خدا نے دیا۔ اسے خدا کے لئے ہی خرچ کرے۔ پھر اتنا ہی کافی نہ سمجھے۔ بلکہ محیای۔ اپنی زندگی کی ہر ایک حرکت خدا ہی کے لئے کر دے۔ اور پھر انتہا یہ کہ مماتی۔ اپنی موت بھی خدا ہی کیلئے قرار دے اور خدا کیلئے موت قبول کرنے کیلئے بھی تیار رہے اور خدا کی مخلوق کو خدا تک پہنچانے کے لئے اپنی جان کی بھی پروا نہ کرے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین کہ تجھے لوگوں سے اسقدر ہمدردی اور محبت ہے کہ تو اپنی جان ان کی خاطر ہلاک کر دیگا۔ ہر ایک مومن کو دوسرے انسانوں کی بہبودی اور ترقی کے لئے ایسا ہی کرنا چاہیئے پس اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ تمام ترقیات کے لئے دو قدم اُٹھانے پڑتے ہیں۔ ایک یہ کہ پہلے انسان وہ سامان مہیا کرے جن کے ذریعہ اپنے اندر ترقی کرے۔ اور پھر بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے سب کچھ خرچ کرے۔ یعنی ایک طرف سے لے اور دوسری طرف دیتا چلا جائے۔

سب کچھ خدا کے لئے ہو

اس مرتبہ پر پہنچا ہوا انسان سب کچھ رب العالمین کے لئے کرتا ہے۔ یعنی ایسی ہستی کے لئے جس سے تمام دنیا کی چیزیں فیض حاصل کر سکتی ہیں۔ اور جو ایسا سرچشمہ ہے۔ جس سے ہر ایک چیز سیراب ہوتی ہے۔ ایسی ہستی کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ میں اس کے لئے کوئی قربانی کیوں کروں کیونکہ کیوں کا سوال اپنی جنس کے متعلق پیدا ہوا کرتا ہے۔ اور مقابلہ اپنی جنس سے ہی کیا جاتا ہے قومیں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتی ہیں۔ ایک قوم کوشش کرتی

سبب ہے۔ کہ دوسری سے بڑھ جائے لیکن یہ کبھی نہیں ہوتا۔ کہ کوئی قوم ہاتھیوں سے طاقت میں بڑھنے کے لئے کوشش کرے تو غیرت کا سوال تبھی پیدا ہوتا ہے۔ جب مقابل میں اپنی جنس ہو۔ لیکن جہاں جنس کا سوال نہ ہو۔ بلکہ اس سے بالا ہستی ہو وہاں مقابلہ کا خیال نہیں پیدا ہوتا۔ اس لئے فرمایا کہ ہر شخص کو یہ مدنظر ہونا چاہیئے۔ کہ میری تمام قربانیاں اور عبادتیں اس خدا کے لئے ہیں۔ جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ اور اس کے لئے کامل تذلل اور کامل اطاعت کرنے میں کوئی شرم کی بات نہیں۔ بلکہ فخر کی بات ہے۔

روحانی ترقی کا گر

کوئی شخص زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور نہ ترقی کر سکتا ہے۔ جب تک اس سرچشمہ سے اس کا تعلق نہ ہو۔ جس سے اس کی حیات قائم اور وابستہ ہوتی ہے۔ اور یہ وابستگی دعا کے ذریعہ ہی ہو سکتی ہے۔ لیکن دُعا قبولیت کے مقام پر نہیں پہنچ سکتی۔ جب تک کہ دُعا کرنے والا قربانی کے لئے تیار نہ ہو۔ پھر روحانی حیات جو دعا اور قربانی کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ قائم نہیں رہ سکتی جب تک آگے ان فیوض کو انسان جاری نہ کرے۔ جو خدا سے اسے حاصل ہوتے ہیں۔ وہ شخص روحانیت میں ترقی نہیں کر سکتا جو ان علوم اور ان طاقتوں کو خرچ نہیں کرتا۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اُسے ملتی ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ قادر ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ جو کچھ میں دوں۔ اُسے خرچ کیا جائے تاکہ میں اور دوں۔ لیکن جو انسان خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی انعام حاصل ہونے پر اسے دوسروں تک نہیں پہنچاتا۔ وہ گویا یہ سمجھتا ہے۔ کہ خدا میں مجھے اور دینے کی قدرت نہیں ہے۔ اگر وہ جو مجھے ملا ہے۔ دیدوں گا۔ تو میرے پاس کچھ نہیں رہیگا۔ ایسے انسان کو اور کیا مل سکتا ہے۔

غیر احمدی جو یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ خدا نے اسی مسیح کو مسلمانوں کی اصلاح کے لئے آسمان پر زندہ رکھا ہوا ہے۔ جو انیس سو سال ہوئے بنی اسرائیل میں آیا تھا۔ اور یہ اس کے قادر ہونے کا ثبوت ہے۔ اس پر ہمیشہ مجھے تعجب آیا کرتا ہے کہ یہ قادر ہونے کا کیونکر ثبوت ہے۔ قادر تو وہ ہوتا ہے کہ جب چاہے کوئی چیز پیدا کرے۔ نہ یہ کہ ایک چیز کو اس لئے رکھ چھوڑے کہ دوسرے وقت میں اسی سے کام لونگا۔ دیکھو ایک امیر آدمی جو تازہ کھانا پکوانے کی مقدرت رکھتا ہے۔ وہ صبح کا کھانا شام کے لئے نہیں رکھ چھوڑتا بلکہ شام کو تازہ پکواتا ہے۔ لیکن ایک غریب آدمی صبح کا بچا ہوا کھانا شام کو کھانے کیلئے سنبھال رکھتا ہے۔ پس اگر خدا تعالیٰ قادر ہے اور یقیناً ہے۔ تو اس کی قدرت کا یہ ثبوت ہے کہ ضرورت کے وقت نیا مسیح بھیجے۔ نہ یہ کہ پہلے مسیح کو رکھ چھوڑے یہ خدا تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے۔ اسی طرح یہ بھی خدا تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے۔ کہ کوئی سمجھ لے کہ جو کچھ ملا ہے۔ اس سے زیادہ خدا نہیں دے سکتا۔

جو لوگ ناکام و نامراد رہتے ہیں۔ ان میں بہت سے تو اس وجہ سے ناکام رہتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ سے وہ تعلق نہیں پیدا کرتے جو دعاؤں کے ذریعہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں رُوحانیت حاصل نہیں ہوتی۔ لیکن رُوحانیت حاصل ہونے کا طریق اختیار نہیں کرتے۔ پھر بہت سے لوگ ہیں۔ جن پر خدا کے فضل ہوتے ہیں۔ ان پر نئے علوم بھی کھلتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ آگے کچھ خرچ نہیں کرتے اس لئے وہ بھی اعلیٰ درجہ کی روحانیت حاصل نہیں کر سکتے۔

ترقی کے لئے خرچ کرنا ضروری ہے

ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہر ایک ترقی ہمیشہ خرچ کرنے سے ہوتی ہے۔ میں نے ایک دفعہ دعا کی قبولیت کے ایسے طریق بیان کئے۔ جو خاص سمجھے جاتے تھے۔ اور اگر کسی کو ان میں سے کوئی معلوم تھا تو اسے پوشیدہ رکھتا تھا۔ اسپر مجھے کہا گیا کہ آپ نے یہ کیا غضب کر دیا۔ راز کی باتیں ظاہر کر دیں۔ لیکن مجھے جس قدر طریق معلوم تھے۔ وہ میں نے بیان کر دیئے۔ آخری جمعہ جس میں وہ طریق ختم ہوئے پڑھانے کے بعد گھر جا کر میں نے دو نفل پڑھے اور دُعا کی۔ الٰہی جو کچھ دُعا کے متعلق مجھے علم دیا گیا تھا۔ وہ میں نے سارے کا سارا بیان کر دیا۔ اب میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا قبولیت دُعا کے کوئی اور بھی طریق ہیں یوں تو میرا ایمان ہے۔ کہ ہونگے۔ لیکن میں اپنے اطمینان کے لئے معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ یہ دُعا کرنے کے بعد رکوع سے سر اٹھانے کے وقفہ کے اندر اندر جو ایک آدھ منٹ کا ہوتا ہے مجھے دو نئے عظیم الشان گُر سکھائے گئے۔ یہ نتیجہ تھا اس بات کا کہ مجھے پہلے جو علم دیا گیا۔ اُسے میں نے خدا کے لئے خرچ کیا اگر میں یہ خیال کرتا کہ جو کچھ میں بیان کروں گا۔ وہ لوگوں کو معلوم ہونے سے پھر وہ میرے برابر ہو جائینگے۔ تو وہ دو عظیم الشان طریق مجھے نہ معلوم ہوتے۔ پس خدا اس بات کو ناپسند کرتا ہے۔ کہ کوئی شخص ان فیوض اور ان علوم کو اپنے اندر بند رکھے۔ جو اللہ تعالیٰ اسپر کھولے۔ کیونکہ اس سے وہ گویا خدا کے خزانے بند اور محدود سمجھتا ہے۔ اور پھر کچھ اور ملنے سے محروم رہتا ہے۔ لیکن اگر خرچ کرتا جائے تو اور اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے خزانوں میں کبھی کمی نہیں آ سکتی۔ خدا تعالیٰ کے خزانہ کی تو یہ شان ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جیسے عظیم الشان انسان کو بھی حکم ہوتا ہے کہ یہ دعا کرو۔ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا اے میرے رب میرے علم میں ترقی ہو۔ پس جب محمد رسول اللہ صلعم بھی علمی ترقی کے محتاج ہیں۔ اور آپ جیسے انسان کو بھی اللہ تعالیٰ علمی ترقی کے حصول کے لئے دعا مانگنے کے واسطے فرماتا ہے تو اور کون ہے جسے ضرورت نہ ہو۔

تو کوئی شخص خدا کے فیضان کو نہیں حاصل کر سکتا۔ جب تک کہ وہ پہلے علوم کو خرچ نہ کرے۔ اور جب وہ پہلے علوم کو خرچ کرتا ہے۔ تو نئے فیضان اسے حاصل ہوتے ہیں۔ اور نئے علوم کے دروازے اسپر کھولے جاتے ہیں۔ اور اس طرح ایک طرف سے لینے اور دوسری طرف دینے کا چکر شروع ہو جاتا ہے۔ پس احباب کو چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی طرف جھکیں۔ اور اس سے دعائیں کریں۔ پھر اس فیض کو جو دعاؤں کے بعد انہیں حاصل ہو۔ بنی نوع انسان کے لئے خرچ کریں۔ دیکھو اُسی کنوئیں کا پانی صاف رہتا ہے۔ جس میں سے پانی نکلتا رہے۔ اگر تم خدا کے فیوض کو اپنے اندر بند کر کے رکھ دو گے تو تمہیں اندر ترقی حاصل نہ ہوگی۔ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو تو اس گُر پر عمل کرو۔ جو اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ سے حاصل کرو۔ اور پھر اسی کی راہ میں خرچ کر دو۔ اس طرح تمہیں رُوحانی کمالات حاصل ہو سکیں گے +

اس زمانہ کے نبی کو پہچانو

مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتا ہے :-

”پچھلی قوموں پر جو عذاب آئے تھے وہ ایک ایک کر کے آجکل دنیا کے مختلف حصص میں آرہے ہیں۔ طاعون جو گذشتہ قوموں پر ایک دفعہ آیا تھا ہندوستان میں ہر سال آتا ہے۔ بلکہ یوں کہیئے کہ ۱۸۹۶ء سے گھر بنا بیٹھا ہے۔ اسکے علاوہ بھی مختلف قسم کے عذابات مختلف اوقات میں آتے رہتے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ جو واقعہ ہوا۔ الامان۔ الحفیظ۔ ایسا قوم عاد کے کسی دوسری قوم کے وقت نہیں ہوا تھا۔ مگر آج ہندوستان کے ضلع ہردوئی کی تحصیل شاہ آباد میں نازل ہوا۔ جس کی صورت یہ ہوئی کہ ہوا کا بگولا اُٹھا جو بڑھتا گیا۔ بڑھتے بڑھتے کئی میل تک پھرا۔ جہاں جہاں سے گذرا تباہ کرتا گیا چند دیہات بالکل تباہ ہو گئے۔ آدمی مویشی۔ درخت وغیرہ کا بہت نقصان ہوا جو درخت بچے رہے وہ ایسے نظر آرہے ہیں گویا آگ میں جھلسے ہوئے ہیں۔ ہوا کیا تھی۔ گویا وہی نمونہ تھا جو قوم عاد پر آئی تھی جس کی صفت یوں آئی ہے۔ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ - ”وہ ہوا (جو عادیوں پر چلی تھی) جس چیز کو چھو جاتی تھی۔ اسے بھوکلا کر دیتی تھی“ یہی کیفیت اس ہوا میں پائی گئی۔ نعوذ باللہ من غضب اللہ۔“ (اہلحدیث ۲۳ مئی)

اے مسلمانو! غور کرو اور سوچو۔ وہ خدا جس نے فرمایا تھا۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا۔ کیا وجہ ہے کہ آج وہ تم پر عذاب والا...

...عذاب تو نازل کرتا ہے مگر ہنوز کسی نبی کو مبعوث نہیں فرماتا۔ چونکہ خدا کے وعدے اور قانون یقیناً سچے ہیں۔ اس لئے ماننا پڑیگا کہ نبی بھی آچکا۔ اور وہ حضرت مسیح موعود ہیں۔ خاکسار اللہ دتا جالندھری +

---

[1] یہ جمع قابل غور ہے۔

جلسہ سالانہ کے متعلق ایک ضروری اعلان

تمام احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ ۱۹۲۴ء کا کام خدا کے فضل و کرم سے شروع کر دیا گیا ہے اس کے متعلق گذارش ہے کہ:-

اول تو تمام احباب جلسہ سالانہ ۱۹۲۴ء کے متعلق جو بھی ترمیم یا تجویز پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے خاکسار کو مطلع فرما دیں۔ تاکہ غور کے بعد اس پر عملدرآمد کیا جائے۔

دوسرے یہ کہ میں ذیل میں ایک مکمل فہرست ان اشیاء کی جو جلسہ سالانہ ۱۹۲۴ء پر خرچ ہونگی۔ درج کرتا ہوں تمام احباب منفرداً بھی اور من حیث الجماعت بھی اس پر غور فرماویں اور اپنی اپنی حیثیت کے مطابق فرداً بھی اور جماعۃً بھی مطلع فرما دیں۔ کہ وہ اس فہرست میں سے فلاں چیز اپنی طرف سے دینے کے لئے تیار ہیں۔ تاکہ ان کا نام درج رجسٹر کر لیا جاوے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء مبارک بلکہ آپ کا یہ ارشاد ہے۔ کہ اس دفعہ حتی الوسع بصورت جنس وصول کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ تمام احباب اس ارشاد کی تعمیل میں کوشاں ہونگے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی چیز اتنی قیمت کی ہو۔ کہ ایک دوست نہ دے سکتے ہوں تو وہ ہم کو اطلاع دے سکتے ہیں کہ وہ فلاں چیز میں سے نصف یا ۱/۳ یا ۱/۴ دے سکتے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں۔ اور میری دلی خواہش ہے کہ ہر جگہ کے احباب اس امداد میں حصہ لیں۔ اور کوئی انجمن یا دوست اس کار خیر سے دستکش نہ ہوں۔ میں احباب اور انجمنوں کے جوابات کا بواپسی ڈاک منتظر ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے احباب کو توفیق عطا فرماوے کہ وہ اپنا فرض پہچانیں۔ آمین ثم آمین

سید محمد اسحٰق۔ خادم جلسہ سالانہ ۱۹۲۴ء

نمبر شمار	نام شے	مقدار یا وزن یا تعداد	اندازہ قیمت
۱	آٹا	۸۰۰ من	چار ہزار روپیہ
۲	روغن زرد	۲۲ من	ایک ہزار سات سو ساٹھ
۳	لکڑی	۲ ہزار من	دو ہزار روپیہ
۴	پاتھیاں	۸ گڈے	للعہ ۳۰/
۵	کوئلہ پتھر کا	۲۵۰ من	۱۱ ضہ ۲۵۰/
۶	دال نخود	۲۰ من	صہ ۸۵/
۷	دال ماش	۶۰ من	مانعہ ۳۶/
۸	دال مسور	۱۲ من	لعہ ۶۰/
۹	دال مونگ	۲ من	صہ ۲۵/
۱۰	چینی	۸ من	مانعہ ۱۶/
۱۱	چاول باسمتی	۱۲ من	مانعہ ۱۶۰/
۱۲	چاول ٹوٹا	۳۰ من	۱۱ ضہ ۲۵۰/
۱۳	ہلدی	۴ من	صہ ۸۵/
۱۴	دھنیا	۴ من	صہ ۴۵/
۱۵	نمک	۲۵ من	صہ ۶۵/
۱۶	مرچ سرخ	۴ من	لعہ ۸۰/
۱۷	سیاہ مرچ	۸ ثار	..
۱۸	الائچی کلاں	۱۶ ثار	..
۱۹	زیرہ سفید	۸ ثار	..
۲۰	دارچینی	۴ ثار	..
۲۱	زیرہ سیاہ	۱۳ ثار	..
۲۲	لونگ	۳ ثار	..
۲۳	الائچی خورد	۲ ثار	..
۲۴	لہسن	۳ من	
۲۵	آلو	۷۰ من	للعہ
۲۶	ادرک	۴ من	لعہ ۶۰/
۲۷	شلجم	۸۰ من	..
۲۸	چائے	۱۵ ثار	صہ ۱۵/
۲۹	بچرم	۵۰۰ عدد	صہ ۱۵/
۳۰	بسکٹ		صہ/
۳۱	گوشت		دو ہزار روپیہ
۳۲	رنگ زردہ	ایک ڈبہ	عہ ۸/
۳۳	دودھ		للعہ/
۳۴	گھڑے	۴۰۰	۱۱ عہ ۱۲۵/
۳۵	لوٹے	۱۵۰۰	عہ ۵۲/
۳۶	آبخورے	۱۶۰۰	عہ ۲۸/
۳۷	پیالے	۹۰۰۰	ماللعہ ۲۶/
۳۸	دوریاں	۸۰ عدد	عہ/
۳۹	رکابیاں	۵۰۰	لعہ ۱۱/
۴۰	ہانڈیاں	۳۰ عدد	عہ ۸/
۴۱	تنور	۳۰ "	للعہ ۸۲/
۴۲	کنالیاں	۸۰ "	لعہ ۲۰/
۴۳	پیچ ہری کین	۱۰۰ "	صہ/
۴۴	پیچ دیوار گیر	۱۰۰ "	صہ/
۴۵	بتیاں ہری کین	۱۰ بنڈل	للعہ/
۴۶	بتیاں دیوار گیر	۱۲ بنڈل	سے/
۴۷	ٹوکریاں	۲۰۰ عدد	صہ ۲۵/
۴۸	چمچہ	۲۰۰ "	صہ ۱۵/
۴۹	چھلکا بید	.	عا/
۵۰	چھکڑیاں برائے گدی	۵۰ عدد	سے ۶/
۵۱ الف	چٹائیاں کلاں	۱۰۰ عدد	عہ ۵۰/
۵۱ ب	چٹائیاں خورد	۴۵ عدد	لعہ/
۵۲	کپڑا کھدر	۵۰۰ گز	۱۱ ۲۰۰/
۵۳	کھرپیاں آہنی	۱۶ عدد	عا/
۵۴	دیگ	۴۰ عدد	آٹھ ہزار روپیہ
۵۵	سلاخ آہنی	۴ عدد	عا/
۵۶	کفگیر	۴ عدد	سے ۳/
۵۷	چمنیاں ہری کین	۱۵۰ عدد	صہ ۴۵/
۵۸	" بوف لمپ	ایک درجن	عا ۸/
۵۹	" دیوار گیر ہر قسم	۲۰ درجن	عہ ۵۰/
۶۰	تیل کش	۸ عدد	سے/
۶۱	بوتل و قیف	۴ عدد و ۸ عدد	عہ ۸/
۶۲	دیا سلائی	۴ گرس	لعہ ۱۰/
۶۳	صابن	.	سے ۳/
۶۴	دوات	۸۰ عدد	سے ۸/
۶۵	ہولڈر	۱۰۰ عدد	سے ۳/
۶۶	نب	ایک ڈبیہ	عہ ۸/
۶۷	پنسل سیاہ	۱۲ درجن	سے/
۶۸	کاغذ سفید	۱۰ رم	للعہ ۴۰/
۶۹	فینائل	۸ ڈبہ	صہ ۲۵/
۷۰	جھاڑو	۵۰ عدد	سے ۳/
۷۱	تولیہ	۸ عدد	سے ۸/
۷۲	پرچ پیالیاں	۲ درجن	سے/
۷۳	قفل	۲۰۰ عدد	عہ ۵۰/
۷۴	ریتے جلسہ گاہ کے لئے	۳ من	للعہ ۴۰/
۷۵	کاپیاں	۸۰ عدد	صہ/
۷۶	پاکٹ بک	۵ درجن	للعہ/
۷۷	موم بتی	ایک پیٹی	لعہ ۱۱/
۷۸	بانس	.	صہ ۱۵/
۷۹	قینچیاں	۱۰ عدد	للعہ ۲/
۸۰	چھریاں ترکاری کاٹنے کیلئے	۵۰ عدد	عہ/
۸۱	چاقو	۸ عدد	عہ/
۸۲	سیاہی مختلف	.	صہ/
۸۳	کسیر	.	لعہ ۳۰/
۸۴	خشت برائے جلسہ گاہ وغیرہ	۱۲ ہزار	مانعہ ۱۶۰/

سرمایہ داروں اور زمینداروں کیلئے تحفہ

مسجد مبارک کے قریب ایک پختہ مکان دومنزلہ بمعہ دکانات کا کچھ حصہ مبلغ بارہ ہزار روپیہ میں رہن ملتا ہے۔ ماہوار آمدنی کرایہ اس وقت ۷۳ روپیہ ہے۔ ایک سال کے اندر ۱۰۷ روپیہ ماہوار تک بڑھایا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ محلہ دارالفضل میں حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی سے ۵۰ قدم کے فاصلہ پر ۹ گھماؤں آراضی چاہی اور ۱۱ گھماؤں کے قریب بارانی۔ جس میں دس کوٹھریاں سکونتی بھی ہیں۔ جن کا کرایہ ۱۵ روپیہ ماہوار آسکتا ہے۔ مجموعی طور پر آمد سالانہ ۲۵۰۰ روپیہ سالانہ سے بہرحال زاید ہے۔ ۲۵۰۰ میں رہن باقبضہ ملتی ہے۔ جن احباب کا روپیہ بنک میں ہو۔ ان کیلئے نادر موقعہ ہے۔ چند احباب مل کر بھی یہ جائیداد رہن باقبضہ لے سکتے ہیں۔

خط و کتابت بنام محاسب بیت المال ہونی چاہیئے۔

(محمد اشرف محاسب صدر انجمن و بیت المال قادیان)

میدان ارتداد سے تریاق چشم کی تصدیق

مکرمی جناب مرزا حاکم بیگ صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

آپکے ایجاد کردہ تریاق چشم کی میں بہت تعریف سنا کرتا تھا مگر جب میں نے اسے خود استعمال کیا۔ تو واقعی یہ اس تعریف سے بھی بالا نکلا۔ میدان ارتداد میں بہت نے اس سے روشنی پائی۔ بہت لوگوں نے آپ کو دعائیں دیں۔ افسوس ہے۔ کہ میں کثرت کار کی وجہ سے ان لوگوں کی تعداد یاد نہیں رکھ سکا۔ تریاق چشم کو میں اپنے جھولے میں رکھتا ہوں۔ سفر میں جس مریض پر استعمال کرتا ہوں۔ چنگا ہو جاتا ہے۔ ککروں کا تو نام و نشان نہیں رہتا۔ سرخی کٹ جاتی ہے۔ خارش مٹ جاتی ہے۔ آنکھیں ہلکی ہو جاتی ہیں۔ خود میری آنکھیں عرصہ پانچ سال سے سخت خراب تھیں۔ ککروں کا اس قدر زور تھا۔ کہ کارڈ تک نہیں لکھ سکتا تھا۔ اور روشنی کی برداشت نہیں تھی۔ علاج کرا کرا کر تھک گیا تھا۔ آخر سخت مجبور ہو کر جناب ڈاکٹر سید محمد اسماعیل صاحب سے اپریشن کرایا۔ جس سے مجھے فائدہ ہوا۔ مگر اس کے بعد میں نے تریاق چشم کا استعمال شروع کیا۔ جو سونے پر سہاگہ ثابت ہوئی۔ اب میدان ارتداد میں باوجود سخت دھوپ میں سفر کرنے کے آنکھیں تندرست رہتی ہیں۔ بلکہ یہ ککروں کے لئے ایک ہی دوائی ہے۔ کاش کہ دنیا اس عجیب و غریب دوائی سے فائدہ اٹھا کر آپ کی قدر کرے۔ والسلام ؂

خاکسار محمد شفیع اسلم۔ انسپکٹر حلقہ انسداد ارتداد۔ فرخ آباد (قیمت پانچ روپے فی تولہ محصولڈاک ۱۰ ر وغیرہ بذمہ خریدار)

المشتہر

میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم

(گڑھی شاہدولہ) گجرات۔ پنجاب

انگریزی خواں طلباء کو مبارک

انگریزی میں جواب مضمون اور خطوط و عرضی نویسی میں لڑکوں کو از حد تکلیف ہوتی ہے۔ خیالات اور معلومات کی کمی کی وجہ سے ان کا جواب مضمون Essay چھوٹا نکما اور ادھورا ہوتا ہے letters applications تو اکثر انگریزی خوانوں کو کبھی نہیں آتے۔ ان تمام ضرورتوں کے لئے انگلش کمپوزیشن بک حصہ اول ۶ ر۔ مڈل والوں کے لئے اور حصہ دوم ۱۰ ر۔ انٹرنس و کالج کے طلباء کے لئے از حد مفید ہیں۔ درحقیقت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے قادیان نے یہ رسالے نہایت ہی مفید لکھے ہیں۔ ان کے رسالہ انگریزی ترجمہ (۱۲ ر) کی مدد سے میں نے آسانی سے انٹرنس پاس کرلی ؂

(عطا محمد منشی فاضل)

بیس ہزار طلباء کو فائدہ پہنچا

انگریزی ترجمہ حصہ اول سے بیس ہزار طلباء کو فائدہ پہنچا۔ چودہ ہیڈ ماسٹروں نے اسے نہایت مفید پایا۔ اس سے بعض طلباء نے سال کا کام مہینہ میں کرلیا۔ ترجمہ ہذا کے قواعد نہ جاننے سے لڑکا وقت اور محنت ضائع کرتا ہے۔ قیمت: علاوہ محصولڈاک ۱۲ ر

(عطا محمد منشی فاضل)

اخلاق محمدی

یہ کتاب اخلاق نبوی کا آئینہ اور مومن کی زندگی کا پروگرام اور واعظوں کے لئے مجموعہ وعظ و نصائح ہے۔ اس سے لڑکا بھی ہر طبقہ کے لوگوں کو وعظ کرسکتا ہے۔ عورتوں اور بچوں کے لئے یہ کتاب گھر کا واعظ ہے درحقیقت جو سیرت نبوی اور اخلاق محمدی سے ناواقف ہے وہ اسلام سے بے خبر ہے۔ رعایتی قیمت حصہ اول ۱۲ ر

غیر احمدی علماء کے تمام سوالوں کا جواب

مسیح موعود و علماء زمانہ اس کتاب کے ہر سہ حصہ میں مخالفین کے قریباً تمام سوالوں کا جواب بطور سوال و جواب ہے۔ میں نے اس سے مولویوں کو بحث میں ہرا دیا۔ سکندر علی۔ رعایتی قیمت حصہ اول ۱۲ ر دوم ۱۲ ر سوم ۱۲ ر

ملنے کا پتہ

ماسٹر عبدالرحمٰن جٹ بی۔ اے قادیان

دو مکان بکتے ہیں

ایک مکان بر لب سڑک کلاں متصل ہائی سکول ایک کنال زمین میں جس میں پانچ دوکانیں جنکے زنانے مکان کی ضروریات کیلئے ایک کمرہ کلاں معہ برامدے اور کمرہ اور باورچیخانہ معہ ڈیوڑھی کے قیمت پانچ ہزار روپیہ دیگر مکان آٹھ مرلے زمین میں واقعہ محلہ دارالفضل بر لب سڑک جسمیں دو دوکانیں اور دو کمرے زنانے معہ ڈیوڑھی کے چھت نامکمل معہ ۱۸ ہزار اینٹ پختہ کے قیمت ۱۰۰۰ روپیہ۔ جن اصحاب کو خریدنا منظور ہو کسی اپنے خاص احباب کی معرفت خرید فرمائیں۔ کسی ویسی کی خط و کتابت سے معاف فرمادیں۔ خاکسار سید عزیز الرحمٰن احمدی

اکسیر درد کمر

یہ ایسی تکلیف دہ مرض ہے۔ اس کے ہونے سے انسان بیکار رہتا ہے۔ تمام کاروبار رہ جاتا ہے۔ اٹھنا بیٹھنا۔ لیٹنا چلنا پھرنا دشوار بلکہ تمام آرام کافور ہو جاتا ہے۔ اس مرض کے لئے ہماری اکسیر درد کمر گولیاں نہایت ہی مفید ہیں۔ تھوڑے عرصہ کے استعمال سے درد کمر جوڑوں کا عارضہ خدا کے فضل سے جاتا رہتا ہے۔ قیمت ۲۰ گولی ۱ ہے ؂

عبدالرحمٰن کاغانی۔ دواخانہ رحمانی۔ قادیان پنجاب

ہندوستان کی خبریں

ڈاکٹر اقبال اور انجمن حمایت اسلام لاہور

ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب۔ ایل ایل ڈی بیرسٹرایٹ لا، اور جناب خانصاحب میاں عبدالعزیز صاحب علی الترتیب انجمن حمایت اسلام لاہور کے صدر اور معتمد منتخب کئے گئے ہیں۔

دیکم کی تحریک ستیہ اگرہ اور معزز ہندو

کوچین ۲۱ رجون۔ دیکم میں اب نئی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ سر کردہ قدامت پسند ہندوؤں نے ستیہ اگرہ کو تباہ کرنے کے لئے جوابی تحریک شروع کر دی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ چونکہ گورنمنٹ نے اس تحریک کو روکنے کے لئے کارروائی نہیں کی ہے۔ اس لئے ہمیں اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہیئے۔

مندر میں زنا بالجبر

جو امیوں ضلع اوناؤ کے ایک مندر کے پجاری نے مندر میں ایک برس کی لڑکی کے ساتھ زنا بالجبر کیا۔ یہ الزام اوناؤ کی عدالت سشن میں پایہ ثبوت کو پہنچ گیا۔ اور صاحب سشن جج نے اس کو تین سال قید بامشقت کی سزا دی۔

ہاپوڑ کے ۱۳ مسلمانوں کو سزا

فسادات ہاپوڑ کے سلسلہ میں سشن جج نے ۱۳ مسلمانوں کو ۷ سال قید سخت کی سزا کا حکم سنایا۔ الزام یہ لگایا گیا۔ کہ انہوں نے ہندوؤں کا مندر توڑ ڈالا۔ اور ڈاکہ ڈالا۔

انڈیا کونسل میں مسٹر آفتاب احمد کے جانشین

سر عبدالرحیم۔ مولوی ابوالقاسم صاحب چودہری شہاب الدین کے اسمائے گرامی۔ مسٹر آفتاب احمد خان کی جگہ انڈیا کونسل کے جانشینوں میں لئے جا رہے ہیں۔

مسلمان بچوں کو مار پیٹ

وچھووالی (لاہور) میں نابالغ مسلمان لڑکوں کو ہندوؤں نے زدوکوب کیا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں ۱۸ آدمیوں کا چالان ہوا ہے۔

پنجاب کونسل کا آئندہ اجلاس

پنجاب کونسل کا آئندہ اجلاس ۱۸ راگست کو شروع ہوگا۔

مہاشہ شردھانند کی نئی چال

مہاشہ شردھانند نے مسٹر گاندھی کو تار دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں یہ بات پیش ہو۔ کہ ہر ایک ممبر کم از کم ایک اچھوت آدمی کو ملازم رکھے اور جو ایسا نہ کرے۔ اسے ممبری سے خارج کر دیا جائے۔ دوسرا تار مسٹر کیلکر چیف وہپ سوراج پارٹی کو دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ مسٹر گاندھی کے آریوں کے برخلاف لکھنے کی وجہ سے مسلمان مشتعل ہو گئے ہیں۔ اور اگر بقرعید کے موقعہ پر مسلمانوں کا مذہبی جوش پھوٹ پڑا۔ تو اس کے ذمہ وار مسٹر گاندھی ہونگے۔ اور یہ معاملہ کانگرس کمیٹی کے سامنے زبردست پیرایہ میں پیش کیا جائے۔

پربندھک کمیٹی کے بیان کی تردید

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے بیان کیا تھا کہ ایک مسلمان افسر نے ایک شہیدی جتھہ کو گرفتار کرتے ہوئے۔ جتھہ دار کی کرپان جبراً چھین لی تھی جتھہ دار اور اس کے نائب کے دست و پا باندھ کر گھسیٹا اور ناظم نابھہ نے اُسے ٹھکرایا تھا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ الزامات غلط ہیں۔ جتھہ دار کے پاس کرپان کے علاوہ ایک تلوار بھی تھی۔ جو ناظم نابھہ کے حکم سے لے لی گئی تھی۔ جتھہ دار کی کرپان کو کسی نے نہیں چھوا۔ اور چونکہ جتھہ دار اور اس کے نائب گرفتار ہوئے تھے۔ اس لئے ان کو ہتھکڑی پہنا کر جتھہ سے الگ کیا گیا تھا۔

ملتان کے سناتن دھرمیوں کا جلسہ آریوں کے خلاف

ملتان میں سناتن دھرمیوں نے ایک جلسہ کر کے آریہ سماج کی اس روش پر اظہار غیظ و غضب کیا۔ جو اس نے مسٹر گاندھی کے بیان پر اختیار کی ہے۔

اکالی اور اعتدال پسند سکھ

امرت سر ۳۰ رجون معلوم ہوا ہے۔ اعتدال پسند سکھوں نے اکالیوں کے خلاف پُرزور پروپیگنڈا جاری کر رکھا ہے۔ اکالیوں نے بھی ان کے خلاف دیسی زبان میں بعض پوسٹر شائع کئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اعتدال پسند سکھوں کے انسداد کے لئے پربندھک کمیٹی اضلاع میں مزید کمیٹیاں بنانے کی تجویز کر رہی ہے۔

اکالی اور عدم تشدد

مورخہ ۲۲ رجون۔ بمقام امرت سر سکھ پبلسٹی کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں یہ تجویز پاس ہوئی۔ کہ ۷ رجون ۱۹۲۴ء کو جبکہ شہیدی جتھہ شیخوپورہ اٹاری سے گذرا۔ تو اس کے ہمراہ ایک ڈانگو جتھہ قریباً ۲۵ آدمیوں کا تھا۔ جس نے اٹاری سے گذرتے ہوئے۔ سردار بلونت سنگھ صاحب رئیس اٹاری کو گالیاں دیں۔ اگر سردار صاحب بغرض حفاظت مکان کے اندر نہ چلے جاتے۔ تو ان پر حملہ ہوتا عام طور پر خیال ہے۔ کہ یہ جتھہ شہیدی جتھہ کی رائے کے خلاف ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے اس کے خلاف ملامت کا ووٹ پاس کیا جائے۔ اور اس کی نقل شرومنی کمیٹی اور اخبارات میں برائے اشاعت بھیجی جائے۔

ایک نقلی فوجی افسر کی گرفتاری

امرتسر میں ایک فوجی صوبیدار دو روز سے جعلی سرکاری چٹھی کے ذریعہ کٹڑہ گنہیاں کی طوائفوں کے ہاں اس امر کی تفتیش کر رہا تھا۔ کہ ایک اور صوبیدار مبلغ ۲ ہزار پانسو روپیہ خزانہ سرکار سے غبن کر کے ان کے ہاں صرف کر چکا ہے۔ اس نے طوائفوں سے کچھ وصول بھی کیا تھا۔ اسی اثناء میں ایک ہیڈ کنسٹیبل نے صوبیدار سے گفتگو کی۔ اور چٹھی دیکھی جو جعلی نکلی۔ اور اسے گرفتار کر لیا گیا۔

ایک بنک میں ۲½ لاکھ روپیہ کا غبن

بمبئی ۲۸ رجون۔ مسٹر ٹی۔ ڈی لاٹسن جو لائڈز بنک بمبئی کی شاخ کا محاسب تھا۔ انگلستان سے لایا گیا ہے۔ اس پر ۲½ لاکھ روپیہ کے غبن کا الزام ہے۔

آریوں کی دست درازیاں

۲۵ رجون کو ایک عورت اپنے خاوند کے ہمراہ لاہور سے علی گڈھ جا رہی تھی۔ جب دونوں میاں بیوی دہلی کے سٹیشن پر اترے۔ اور دوسری گاڑی کا انتظار کرنے لگے۔ تو اتنے میں چند آریہ آ گئے۔ اور عورت کے خاوند سے کہا۔ کہ عورت ہندو ہے۔ اسے ہمارے حوالہ کر دو۔ خاوند نے کہا۔ کہ یہ میری بیوی ہے اور مسلمان ہے۔ مگر آریوں نے زبردستی اسے پکڑنا چاہا۔ انہیں کہا گیا یہ مسلمان ہے۔ قرآن شریف پڑھی ہوئی ہے۔ اس سے کلمہ سن لو۔ لیکن وہ تقاضا کرتے رہے۔ کہ ہم اس کا منہ دیکھیں گے۔ اس کے خاوند نے اس سے انکار کیا۔ اور کہا تم کسی عورت کو بلاؤ جو آ کر دیکھے۔ آخر آریہ ایک بازاری عورت کو لائے۔ جسے انہوں نے اپنے آشرم کی دیوی بنایا۔ اس عورت نے نہایت شرمناک طریقہ سے عورت کو دیکھا۔ اور کہا کہ عورت مسلمان ہے۔ اس پر بھی آریوں نے پیچھا نہ چھوڑا۔ آخر تنگ آ کر معاملہ تھانہ پہونچایا گیا۔

جنوبی وزیرستان میں سرحدیوں کی چھیڑ چھاڑ

پشاور ۲۸ رجون۔ جنوبی وزیرستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بعض سرحدیوں کے ایک گروہ نے رزمک کے قریب فوجی دستہ پر حملہ کر دیا۔ اور تین سپاہیوں کو ہلاک کر کے اور دو کو زخمی کر کے کچھ تفنگیں چھین کر لے گئے۔

غیر ممالک کی خبریں

"خلیفۃ المسلمین کا پیغام مسلمانان عالم کے نام"

خلیفہ عبد المجید خاں آفندی نے ہافاس ایجنسی کے ذریعہ حسب ذیل پیغام مسلمانان عالم کو بھیجا ہے۔ حکومت انگورہ کا فیصلہ روح اسلام کے خلاف ہے۔ خلیفہ کی رائے میں یہ مذہب وملت کی ایک ہتک ہے۔ اس لئے عملاً اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ خلافت کا مسئلہ ایک معاشری مسئلہ ہے۔ اور صرف تمام عالم اسلام ہی اسے حل کرنے کا مجاز ہے۔ اس بنا پر خلیفہ ٹرکی اسلام کے تمام ممتاز افراد سے امید کرتے ہیں۔ کہ وہ ایک مشترکہ کانفرنس منعقد کریں۔ جس میں تمام مسلم قومیں شریک ہوں۔ اسی پیغام میں انہوں نے مسٹر محمد علی کو تاکید کی ہے۔ کہ وہ مسلمانان ہند سے کہیں۔ کہ وہ اپنے خلیفہ کی تائید کریں۔ اور کسی اور کو خلیفہ نہ بنائیں

سوڈانیوں کا مظاہرہ

سوڈانیوں نے شاہ فواد اور زاغلول پاشا کی حمایت میں ایک مظاہرہ منعقد کیا۔ جسے پولیس نے منتشر کر دیا ؛

ہولناک زلزلہ

لنڈن ۲۷ جون۔ فی انزا (اطالیہ) میں ایک زلزلہ صبح کے تین بجے شروع ہو کر چار گھنٹے تک جاری رہا۔ کیپ ٹاؤن سے اطلاع ملی ہے۔ کہ زلزلہ صبح ساڑھے تین بجے سے شروع ہو کر اڑھائی گھنٹہ تک جاری رہا ؛

کابل میں عالمگیر کانفرنس کا انعقاد

امیر افغانستان چاہتے ہیں کہ کابل میں ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد کی جائے۔ گذشتہ سال یہ کانفرنس جلال آباد میں ہوئی تھی۔ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جلسہ ہر سال ہونا چاہیئے اس جلسہ میں لیڈر اور رؤسا اور ملک کے سربرآوردہ شامل ہونگے۔ مختلف صوبوں سے نمائندے طلب کئے گئے ہیں ان کا خرچ حکومت دے گی۔ امیر صاحب نے اعلان کیا ہے کہ انتظامی قوانین کی ساخت کے لئے ایک مجلس شوریٰ قائم کی جائے۔ اس کی شاخیں ہر صوبہ میں ہوں۔ امیر صاحب کو یقین ہے۔ کہ یہ طریقہ نہائت سودمند ثابت ہوگا ؛

انگریزی فوج کے مصارف

قاہرہ ۲۳ جون۔ مجلس میزانیہ کی اس سفارش کو مصری ایوان وزارت نے منظور کر لیا ہے۔ کہ آئندہ انگریزی فوج کے مصارف خزانہ مصر سے نہ دیئے جائیں میں کوئی حصہ نہ لیا جائے۔ جو اب تک تمامہ خزانہ مصر برداشت کر رہا ہے ؛

امریکن ہوا باز سیام میں

امریکن ہوا باز جو دنیا کے گرد سفر کرنے والے ہیں۔ سیام پہونچ گئے ہیں ؛

زاغلول پاشا کا استعفا

قاہرہ ۲۹ جون۔ زاغلول پاشا کی تقریر کے بعد چیمبر نے ان سے استدعا کی۔ کہ جب تک تمام قومی مطالبات جو مصر اور سوڈان کی خود مختاری کے متعلق ہیں پورے نہ ہو جائیں وزارت سے استعفا نہ دیں۔ لیکن انہوں نے اپنا استعفاء شاہ فواد کے حوالہ کر دیا۔ لیکن انہوں نے اسکو قبول کرنے سے انکار کر دیا ؛

روس میں قحط کا اندیشہ

لنڈن ۲۹ جون۔ روس کے متعدد ضلعوں خصوصاً دلنگا سے نہایت سنسنی خیز خبریں موصول ہوئی ہیں۔ جہاں کسان اپنے مویشی بدرجہ غایت نہایت ارزاں فروخت کر رہے ہیں۔ اور روئی اور غلہ خریدنے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ انہیں اندیشہ ہے۔ کہ کہیں سنہ ۱۹۲۱ء والا قحط پھر نمودار نہ ہو ؛

امریکہ میں طوفان نوح کا اعادہ

اس عنوان سے اخبار ہمدم ۲ جولائی یہ خبر شائع کرتا ہے۔ کلیولینڈ۔ ۲۹ جون۔ امریکہ کی ریاست اوہیو میں ایک سخت تباہ کن طوفان آیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ شہر سورین بالکل تباہ ہو گیا۔ اور وہاں کے ۳۰۰ آدمی ہلاک اور کم از کم ۱۵۰۰ مجروح ہوئے۔ دردناک اپیلیں بغرض امداد موصول ہو رہی ہیں۔ سینڈسکی اور المریہ نامی دو قصبے تباہ و برباد ہو گئے۔ سورین کے سرکاری تھیٹر میں ایک لاکھ بیس ہزار کا نقصان ہوا۔ اور اس کے اندر سے ۱۶۵ لاشیں برآمد ہوئیں۔ جھیل کے سامنے جو قصبات تھے۔ ان کا [illegible]

جرمنی کے ایک لاکھ جلاوطنوں کی واپسی

لنڈن ۳۰ جون۔ جریدہ ٹائمز کا نامہ نگار متعینہ کولون رقمطراز ہے۔ کہ معاہدہ وارسلز کے ماتحت اب ایک لاکھ سے زاید جلا وطن جرمنوں کو فرانس اور بلجیم کے متفرق علاقوں میں مراجعت کی اجازت ملگئی ہے۔ نامہ نگار مذکور کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جنرل ڈیگوٹی نے بھی ان چار ہزار اشخاص میں سے کئی ایک کو واپسی کی اجازت دیدی ہے۔ جو رہر اور بعض دیگر علاقوں سے جلاوطن کر دیئے گئے تھے ؛

انڈیا کونسل کا جدید نائب

لنڈن۔ ۳۰ جون۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں انڈیا کونسل کے نائب صدر مقرر ہوئے ؛

چینی صدر اعظم کا استعفاء

پیکنگ۔ ۲ جولائی "سن باؤچی" نے استعفاء دیدیا ہے۔ "ویلنگٹن" قائم مقام وزیر اعظم مقرر کئے گئے ہیں ؛

جاپان میں امریکن جھنڈے کی ہتک

لنڈن۔ یکم جولائی۔ جاپانی سفارتخانہ نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ آج دوپہر سے کچھ دیر بعد کسی نوجوان جاپانی نے اس امریکن جھنڈے کو سرنگون کیا۔ اور لے اڑا۔ جو امریکن سفارتخانہ کے اس مقام پر لہرا رہا تھا۔ جو گذشتہ زلزلہ میں تباہ ہو گیا تھا۔ جاپانی پولس نے مرتکب کا تعاقب کیا۔ مگر وہ ہاتھ نہ آیا۔ حکام نے ملزم کو گرفتار کرنے کی فوراً کوشش کی۔

خلافت کے لئے خلیفہ کی سعی

"البلاغ" (بیروت) کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ جریدہ "وقت" کو یہ خبر معلوم ہوئی ہے۔ کہ خلیفہ عبد المجید خاں عنقریب شام آرہے ہیں۔ "حاکمیت ملیہ" یہ بھی لکھتا ہے۔ کہ شہزادہ سلیم اور ایک جماعت خلیفہ کے ساتھ ملکر اس بارے میں کوشش کریگی۔ ترکی اخبار "اقدام" سے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ شام کی ریل گاڑیوں کے درجوں میں خلیفہ عبد المجید خاں کی ہمدردی اور خلافت کو شریعت کے مطابق بحال کرنے کے متعلق اعلانات چسپاں ہیں۔ تا کہ مسلمانوں کی ان پر نظر پڑے ؛

خلافت اور اہل مصر

القاہرہ۔ مصر کی ایک بڑی جماعت خلافت اسلامیہ کو مصر میں رکھنا چاہتی ہے۔ علماء ازہر کی ایک جماعت اور بڑے بڑے اخبارات ان کی رائے کے حامی اور موید ہیں۔ زاغلول پارٹی ہی کے اخبارات اس خیال کے موید ہیں ؛

خلافت کے امیدوار

لنڈن ۲۸ جون۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا ڈپلومیٹک نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ کہ خلافت کے مستقبل کے متعلق ٹرکی اور مصر میں زیادہ دلچسپی کا اظہار کیا جانے لگا ہے۔ ترک اندرونی طور پر مسئلہ خلافت سے بیحد دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں وہ عالم اسلام کی مشترکہ کانفرنس میں ترک امام یحییٰ یمنی کا نام پیش کریں گے۔ کہ ان کو خلیفہ بنایا جائے۔ اگر امام موصوف خلیفہ منتخب ہو گئے۔ تو وہ قسطنطنیہ میں رہیں گے۔ ایک قلیل ترکی جماعت شیخ سنوسی کو خلیفہ بنانے کی موید ہے۔ اور جناب سنوسی کو دیگر امیدواران خلافت پر ترجیح دیتی ہے ؛

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)